



تمارا اب اس عورت پر کوئی اختیار نہیں انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرا مال؟ آپ نے فرمایا: تمارا کوئی مال نہیں اگر تم اس کے معاملہ میں سچے ہو تو وہ تمہارا اس کی شرم گاہ کو حلال کرنے کے بدلے میں ہے اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے تو وہ (مال) تمہارا ہے اس عورت سے اور بھی زیادہ دور ہے

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: فلان بن فلان نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بتائیں کہ اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو زنا کرتا ہوا پا لے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ اگر وہ کچھ بولے گا تو اس کا بولنا بہت بڑی بات ہوگی اور اگر چپ رہے گا تو اتنی ہی بری بات پر خاموش رہے گا؟ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا بعد ازاں وہ شخص دوبارہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے جو بات آپ سے پوچھی تھی میں خود اس میں مبتلا ہو چکا ہوں اس پر اللہ عز و جل نے سورہ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں: وَالَّذِينَ يَزْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ... الخ ”جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں... مکمل آیت“ آپ نے یہ آیات اس کے سامنے تلاوت فرمائی اور اسے وعظ و نصیحت کیا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے (اس لیے اگر تم نے جھوٹ بولا ہے تو تسلیم کرلو اور تہمت کی سزا برداشت کر لو) لیکن اس نے جواب دیا کہ: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں نے اس پر بہتان نہیں لگایا پھر آپ نے اس عورت کو بلایا اور اسے نصیحت کی اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے وہ کہنے لگی: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! یہ شخص جھوٹا ہے آپ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے اللہ کی قسم اٹھا کر چار دفعہ گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں دفعہ اس نے کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اس کے بعد آپ نے عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس نے بھی چار دفعہ اللہ کی قسم اٹھا لی کہ وہ گواہی دی کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ اس نے کہا کہ اگر وہ سچا ہے تو اس پر اللہ کا غضب ہے اس کے بعد آپ نے ان دونوں کے مابین جدائی کرا دی پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنا چاہتا ہے؟ آپ نے ایسا تین دفعہ فرمایا ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تمہارا اب اس عورت پر کوئی اختیار نہیں انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرا مال؟ آپ نے فرمایا: تمہارا کوئی مال نہیں اگر تم اس کے معاملہ میں سچے ہو تو وہ تمہارا اس کی شرم گاہ کو حلال کرنے کے بدلے میں ہے اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے تو وہ (مال) تمہارا ہے اس عورت سے اور بھی زیادہ دور ہے

[صحیح] [متفق علیہ]

اسلام نے لعان کو ایک معاشرتی مسئلہ کا حل پیش کرنے کے لیے مشروع کیا ہے، اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر شوہر کسی کو دیکھے کہ اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر رہا ہے اور اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو وہ لعان کا سہارا لے گا لیکن محض شک اور وسوسہ کی صورت میں وہ ایسا نہیں کرے گا، بلکہ ایسا اس وقت ہوگا جب وہ اپنی آنکھوں سے دیکھے اس لیے کہ لعان کے بارے میں بڑی وعید آئی ہے جس شخص کا یہ قصہ ہے اسے گویا اپنی بیوی کی حالت مشکوک و مشتبہ محسوس ہوئی اور اسے اندیشہ لاحق ہوا کہ اس سے بدکاری کا ارتکاب نہ ہو جائے چنانچہ وہ اپنے معاملہ میں تذبذب کا شکار ہو گیا کیونکہ اس پر تہمت لگانے کی صورت میں اگر وہ گواہ نہ لے

سکا تو اس پر حد لاگو ہوتی اور اگر چہ رتا تو یہ دیوثیت اور باعث عار بات تھی چنانچہ اس نے اپنے ان خیالات کا اظہار نبی کے سامنے کیا آپ نے اس کوئی جواب نہ دیا کیونکہ آپ کو یہ ناپسند تھا کہ کسی شخص کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اس کے بارے میں پوچھا جائے اور دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ یہ برائی میں جلدی کرنے اور اس کی ابتداء کرنے کی قبیل سے تھا اور مزید یہ کہ نبی کے پر اس معاملہ میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا بعد ازاں اس سائل کو اپنی بیوی سے جس زنا کا اندیشہ تھا اس نے دیکھ لیا تو اس کے حکم اور اس کی بیوی کے حکم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیات نازل فرمائی: **وَالَّذِينَ يَزْمُونَ اَرْوَاجَهُمْ** ”جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں“ (النور: 60) نبی نے ان آیات کو اس شخص پر تلاوت فرمائی اور اس نے وعظ و نصیحت کی کہ اگر وہ اپنی بیوی پر تہمت لگانے میں جھوٹا ہے تو جان لے کہ دنیا کا عذاب - جو کہ حدِ قذف ہے - آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے اس شخص نے قسم اٹھائی کہ اس نے اپنی بیوی پر زنا کا جھوٹا الزام نہیں لگایا پھر آپ نے اس کی بیوی کو بھی نصیحت فرمائی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب - جو کہ حدِ زنا یعنی رجم ہے - و آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے اس نے بھی قسم اٹھائی کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اس پر نبی نے دونوں میں سے اس سے ابتدا کی جس سے اللہ نے ابتدا کی ہے یعنی شوہر سے چنانچہ اس نے چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دی کہ اس نے اس عورت پر جو الزام لگایا ہے اس میں وہ سچا ہے اور پانچویں بار میں اس نے کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے پھر آپ نے عورت کی طرف متوجہ ہوئے اس نے بھی چار دفعہ اللہ کی قسم اٹھا کر گواہی دی کہ وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں بار میں اس نے کہا کہ اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس پر اللہ کا غضب نازل ہے اس کے بعد آپ نے ان دونوں کے مابین ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدائی کرا دی چونکہ ان میں سے ایک جھوٹا تھا اس لیے نبی نے انہیں توہم کرنے کی پیش کش کی شوہر نے اپنا حق مانگ کر طلب کیا تو آپ نے اس سے فرمایا: تمہیں حق مانگنا واپس نہیں ملے گا اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو کہ اس عورت نے زنا کیا ہے تو یہ حق مانگنا اس کی شرم گاہ کو حلال کرنے کے عوض ہے جو جائز ہے کیونکہ وطنی سے حق مانگنا ثابت ہے جو جاتا ہے اور اگر تم نے اس پر جھوٹا الزام دہرا ہے تو پھر حق مانگنا تمہاری دسترس سے اس عورت سے اور بھی زیادہ دور ہے کیونکہ تم نے اس پر یہ بہتان عظیم لگایا ہے

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/6025>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

